JAMIA HAMDARD CENTRAL LIBRARY NEW DELHI
Ac. No. 3182
Date 1.12.06

عطیہ ڈاکٹر محمد ظہور حسن صاحب
سکھوڑ ضلع سیکر

قصہ سوداگر بچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول نام اللہ کا سرتاج ہی ∴ دو عالم میں جسکا برابر راج ہی
اول وہ آخر رہیگا جو سوے جو دنیا میں آیا ہی کا نکو ہی
وہ قادر ہی قدرت سی کرکے بری وہ بخشیگا اوسکو جو اوسی ڈرے
الٰہی میں تیری صفت کیا کروں جسے قدرت زبانکو بیان کیا کروں
۳۲ جو چاہی تو رائی کو پربت کری اور پربت کو ناچیز کرکی دھری
الٰہی میری تجھسی ہی آرزو ∴ کہ دنیا و عقبیٰ میں رکھیہ آبرو ∴
تو بندہ پر اپنی سدا مہر کر رحم کی نظر سی لی اوسکی خبر

تو دیدار دیگا جسی کردگار
گنہ بخشگا اور لگا دیگا پار

تو اوس وقت پر ڈر نہ کہونا رہا
صدق سی جو کلمہ نبی کا پڑھا

آغاز قصہ

مین اس پر آغاز قصہ کہا :
کہ تہا فارسی ہندوی مین لکہا

یہہ دیکہا ان تاریخ ہای کہن
کہ ہے سر بسر سلطنت کا سخن

کہ سلطان محمود صاحب ہنر
ہمیشہ شہر کی تہا لیتا خبر

رعیت پہ ہے ظلم یا عدل ہے
فقیر ہے نگر میں یا فضل ہے

پہن کالے کپڑی سر شام کو
نکلتا تہا تو دیکہو آ نام کو

ہوا جب مسلح کمر باندہ کے
اکیلا چلا ایک خنجر ہات لے

کیا گشت ہر سوی بازار کو
جلد دید گلیون کو وہ نام جو

نپایا کسی ٹہور بٹمار کو
نہ چور اور رہزن نہ بدکار کو

کیا شکر مولی کا پہر صبح و شام
کہ ہے سب رعیت امن مین تمام

عدل سے خلق پر دگر غم نہین
کوی ظالم ظالم سی پر غم نہین

بیان قدرت کا تیری کرون کیا بیان　　تو رزاق مطلق ہی در دو جہان
جو توبہ تری اوسکے در ہی　　دو عالم بخشی جس کی یا مر ہی
بہت راہ تیری مین بہٹکت پہرین　　بنیادین تجہی سر کو پٹکت پہرین
جنہون نی تیری راہ مین سر دیا　　اونہون نی تمنای کو پورا کیا
الہی مین بندہ گنہگار ہون　　تیری بخشش کا طلبگار ہون
الہی تو مجہکو نہ محتاج کر　　تو اپنی فضل سی لی میری خبر
الہی یہ قدرت ہی تیری عجب　　کہ دنیا ہی اوس سی بہی بی سبب
الہی مین بندہ ترا ہون تو حسبک مرا　　ہی نت عذر اور فکر مجکو مرا

در نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین

قیامت مین مجکو تری آس ہی ؛　　کہ محبوب حق کا نبی خاص ہی ؛
وہ درگاہ تیری مین سرتاج ہی ؛　　دو عالم مین شفاعت کا محتاج ہی
بہت راہ اوس پل کی باریک ہی　　کہ ایک جائی سی ہی وہ باریک ہی

یہی کام میری ہر صبح و شام کہ رہزن و بدکار پکڑون مدام
جو مین تجھکو پکڑا ہی اس گہات پر فجر کو چڑہاونگا پی دار پر
پکڑ ہاتہہ اوسکا لی آگی دہرا جوان کی یہہ اندیشہ دلمین پڑا
کہا ای شہنشاہ کے کوتوال کرون عرض تمسی مین اپنا احوال
جو اسوقت چہوڑو تم تو صواب کہ فردا کرونگا مین اپنا جواب
کہا شاہ سے طفلک نے خبر پکڑ جو رکہی نے چہوڑا مگر
جوان مرد بولا کہ ای نیک نام ہمون تاجر کا بیٹا فلانی مقام
اگر بہیجو مجھکو گہر کی طرف خدا کو جو مانو تو ہی ایک حرف
میرا باپ تمکو ضمان دیویگا ضمان دیکی تمسے امان لیویگا
کہری در دمرا ہے مجھکو آس ضمان دیکی مجھکو کر لیگا خلاص
کیا شاہ نی اپنی دلمین خیال پہر دیکہنی باپ کی اسکا حال
پکڑ ہاتہہ اوسکا گہر آگی گیا چلا جاکی دواری پہ تنہا کیا
جوانمرد کا باپ مقبول تہا خدا کی عبادت مین مشغول تہا

کیا غور دل مین شہ بے نظیر کرون سیر ٹک مین محل وزیر
یکایک سیہ پوش سلطان امیر جو گذرا طرف وے مکان وزیر
گذر شاہ کا اوس طرف جا پڑا تو دیکھا جوان اک مسلح کھڑا
کھڑا ہیگا اک نازنین نوجوان جوان کی طرف کو ہوا وہ روان
جو چاہی کہ پہینکی کمند جا اڑی تب اوس آسری سی محل پر چڑہی
جو تحقیق دیکھا اوسے رات مین کمند مسلسل لئے ہات مین
یہہ جانا کوی چور بٹمار ہی و یا یہہ کہیگا گرفتار ہی
ڈپٹ کر پکارا کہ اے بیخبر نہین خوف ہے ذرا بھی تجکو مگر
کہا کہہ تو مجھسے ترا نام کیا کیون آیا ادہر یار تجکو کام کیا
لگا بے تماچے پکڑ زور زور اور پکڑا اوسے جانکر اوسی چور
کہا اوسنے ای مرد صاحب ہنر مجھی حالسے اپنے دیجے خبر
کہ تم کون ہو تمکو کیا کام ہے جو سچی ہو کہہ کیا ترا کام ہے
کہا ہون مین اِس شہر کا کوتوال تجھے پوچھنا کیا ہے میرا احوال

یہی کام